باب
19

انسانی حقوق اور بنیادی حقوق

ہم نے پچھلے باب میں مساوات کے حصول کی خاطر کی گئی مختلف عوامی کاوشوں کے بارے میں پڑھا ہے۔آزادی کے بعد بھی سماج میں امتیازات مکمل طور پر ختم نہیں کئے جا سکے۔دستور ہند کے معماروں کو پتہ تھا کہ تمام اقسام کے امتیازات کا یکسر خاتمہ اتنا آسان نہیں ہے،اس لئے ایسا دستور مرتب کیا گیا جو سماج کی مختلف النوع ضروریات اور مقاصد کی تکمیل میں معاون ہونے والے قوانین کی تیاری کی اجازت دے۔ہمارا دستور ایک ایسے سماج کا تصورعطا کرتا ہے جو اسکے دیباچے میں دئے گئے چنداصولوں پر مبنی ہو۔کوئی بھی قانون جو دیباچے کی خلاف ورزی کرنے والا ہو مسترد کردیا جاتا ہے۔

> ☆ دستور ہند کے دیباچے کے چند اہم اصول لکھئے جنہیں آپ نے گذشتہ جماعت پڑھا ہے؟

حقوق کیا ہیں؟

حقوق لوگوں کے جائز اور مناسب مطالبات ہیں۔ان مطالبات کو قانونی تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ہم تمام کی خواہش ہوتی ہے کہ کسی احساس کمتری کے بغیر خوشحال زندگی گذاریں۔اور اسی طرح یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ دوسروں کو انکے حقوق سے استفادہ کرنے کا موقع دیں۔ آپ کے حقوق،دوسروں کے حقوق کے احترام اور تحفظ کی ذمہ داری کے ساتھ مشروط ہوتے ہیں۔

مساوی حقوق کا تصور ایک ارتقاء پذیر تصور ہے۔ہم کہیں بھی دیکھ سکتے ہیں کہ کسی علاقے میں ہر فرد کے ساتھ ہمیشہ یکساں سلوک نہیں کیا جاتا ہے۔سیاہ فام(کالے)افراد کی غلاموں کی حیثیت سے خرید و فروخت ہوتی تھی،اسی طرح خواتین کو جائدادوں میں حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔لیکن آج ہم ایسے معاملات کو غیر عادلانہ اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی تصور کرتے ہیں۔

جمہوری نظاموں کے حوالے سے موجودہ دور میں حقوق بھی اہمیت اختیار کر گئے ہیں۔جمہوریتیں تمام لوگوں کی فلاح کے لئے میدان ہموار کرنے میں لگی رہتی ہیں۔وہ لوگوں کو اظہار خیال کی آزادی دیتی ہیں اور انتخاب کا حق دیتی ہیں۔جس میں اپنی پسند کے نمائندوں کو منتخب کرنے کا حق بھی شامل ہوتا ہے۔جسے ووٹ دینے کا حق کہا جاتا ہے۔

جمہوریت نہ صرف اکثریت بلکہ اقلیتوں کا بھی تحفظ کرتی ہے۔جمہوریت تمام عوام کو ایک ہی رتبہ عطا کرتی ہے،چاہے وہ اکثریت سے تعلق رکھتے ہوں یا اقلیت سے۔دستور ہند اس بات کا تیقن دیتا ہے کہ ہر فرد کے حقوق کی بلا امتیاز نسل،ذات،جنس،مذہب اور عقیدے کے حفاظت کی جائے گی۔البتہ چند حقوق کو جو فرد کی زندگی کے لئے نہایت اہمیت کے حامل ہیں دستور میں قانونی اور لازمی مقام عطا کیا گیا۔ان حقوق کو بنیادی حقوق کہا جاتا ہے۔

یہ حقوق اتنے اہم ہیں کہ دنیا کی بیشتر جمہوریتیں ان کو تحفظ فراہم کرتی ہیں مجلس اقوام متحدہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں انسانی حقوق کے عالمی اعلان نامہ (Universal Declaration of Human Rights) میں جگہ دی ہے۔UDHR وہ دستاویز ہے جس پر اکثر جدید ملکوں نے اس عزم کے ساتھ دستخط کیا ہے کہ وہ ان بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی کو یقینی بنائیں گے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21
SCERT TELANGANA

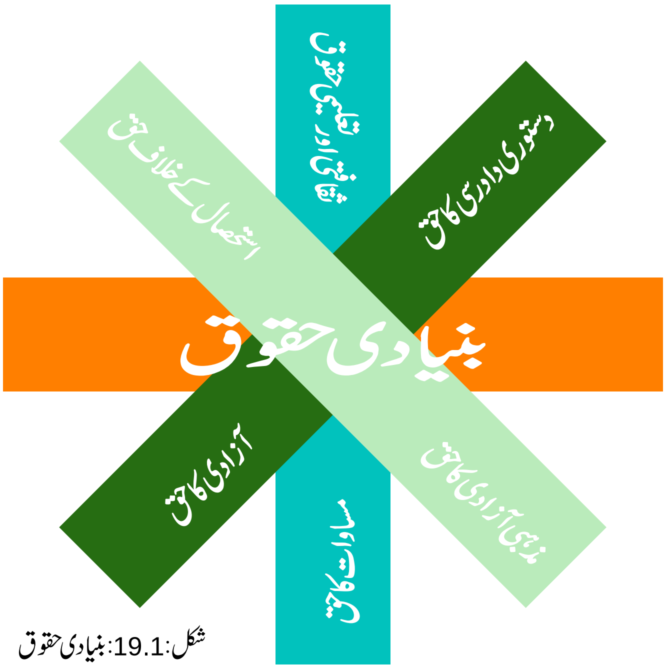

شکل:19.1:بنیادی حقوق

دستورِ ہند میں بنیادی حقوق

دستورِ ہند کے تیسرے باب میں بنیادی حقوق کو جگہ دی گئی ہے۔یہ حقوق لوگوں کو استبدادی حکومتوں سے تحفظ فراہم کرتے ہیں اور حکومتوں پر ان کی فراہمی کی ذمہ داری عائد کرتے ہیں۔یہ اتنے اہم ہیں کہ اگر کوئی حکومت اس کی خلاف ورزی کرتی ہے تو متاثرہ شخص راحت کے لئے نچلی عدالت کے بجائے راست طور پر ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ سے رجوع ہوسکتا ہے۔عدالتیں اس سلسلے میں حکومتوں کو ہدایات جاری کرنے کا اختیار رکھتی ہیں،(جسے قانونی پروانہ یا Writ کہا جاتا ہے)اوردستوری حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔یہ عدالتوں کا ناقابل تنسیخ اختیار ہے۔عدالت خود بھی کسی بنیادی حق کی خلاف ورزی کے معاملے پر بہ تحریک خود (Suo Moto) کاروائی کرسکتی ہے۔

مساوات کا حق

دستورِ ہند مساوات کے حق کی ضمانت دیتا ہے۔جس میں حسب ذیل اہم حقوق شامل ہیں۔

1۔مساوی قانونی تحفظ

دستور میں کہا گیا ہے کہ حکومت ''کسی فرد کی قانون کے آگے مساوات یا مساوی قانونی تحفظ کا انکارنہیں کرسکتی۔''اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام لوگوں کے لئے قوانین یکساں طور پر نافذ کئے جائیں گے۔اورلوگوں کی آمدنی،مرتبے یا پس منظر کے پیش نظر کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔اس اصول کو قانون کی حکمرانی یا قانون کی بالادستی کہتے ہیں۔

حق مساوات اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ ملک کے تمام شہریوں کو مساوی قانونی تحفظ حاصل ہوگا، چاہے وہ شہری ایک عام آدمی ہو یا کوئی وزیر ہو،کوئی سرکاری افسر ہو یا کوئی چھوٹا کاشتکار ہو۔ہرفرد ایک ہی قانون کے تابع ہے۔یعنی اس کا مطلب ہے کہ مملکت کسی شخص کی ذات،عقیدہ،رنگ،جنس،مذہب،عہدہ یا جائے پیدائش کی بنیاد پر نہ اس کے ساتھ مخالفانہ امتیاز برتے گی اور نہ ہی ترجیحی سلوک کرے گی۔

یہاں تک کہ وزیر اعظم کے خلاف بھی عدالت میں مقدمہ چلایا جاسکتا ہے،اوراگر اس نے کوئی جرم کیا ہے تو اسے ایک عام آدمی کی طرح ہی عدالت میں حاضر ہونا پڑے گا۔اسی طرح کوئی سرکاری عہدیدار کسی جرم کا خاطی قرار دیا جاتا ہے تو وہ بھی اسی سزا کا حقدار ہوتا ہے جو کسی عام آدمی کو دی جاتی ہے۔کوئی بھی فرد اپنے مرتبے یا پس منظر کی وجہ سے خصوصی رویہ کا مستحق نہیں ہوتا۔

حق مساوات کے ذریعے نہ صرف قانون ساز اداروں کے منظور کردہ امتیازی قوانین کے خلاف تحفظ حاصل ہوتا ہے بلکہ یہ حق عاملہ کے من مانی فیصلے کرنے کے اختیارات پر بھی روک لگاتا ہے۔جدید مملکتوں میں حکومت کا عاملانہ شعبہ قوانین کے نفاذ اور دیگر فرائض کی انجام دہی

SCERT TELANGANA

کی خاطر کافی وسیع اختیارات کا مالک ہوتا ہے۔حق مساوات کی اس شق کے ذریعے عاملہ کو امتیازی طریقے سے اختیارات کے استعمال سے باز رکھا جاتا ہے۔

2۔سماجی مساوات

حق مساوات کی ایک اور خصوصیت سماجی مساوات ہے۔مملکت کسی فرد کے خلاف اس کے مذہب، ذات، نسل، جنس یا جائے پیدائش کی بنیاد پر امتیاز نہیں برت سکتی۔اور ان بنیادوں پر کسی شہری کو دکانوں، عوامی ریستورانوں میں جانے سے، اور سرکاری یا نیم سرکاری انتظام کے تحت واقع یا عوامی بہبود کے لئے وقف کنوؤں، تالابوں، سڑکوں اور عوامی تفریح گاہوں کے استعمال سے روکا نہیں جاسکتا۔مذہب، نسل، ذات یا جنس وغیرہ کی بنیاد پر مملکت کی جانب سے امتیازی سلوک کے خلاف شہریوں کو تحفظ فراہم کرنا اس دفعہ کی خصوصیت ہے۔

اس حق کے نفاذ کی البتہ دو استثنائی صورتیں ہیں۔پہلی صورت میں مملکت کو خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کی خاطر خصوصی سہولتیں مہیا کرنے کا اختیار ہے اور دوسری صورت میں مملکت کو سماجی اور تعلیمی اعتبار سے پچھڑے ہوئے شہریوں یا درج فہرست اقوام یا درج فہرست قبائل کی ترقی کے لئے خصوصی مراعات فراہم کرنے کی اجازت ہے۔

خواتین اور بچوں کے ساتھ خصوصی برتاؤ کرنا خود سماج کے وسیع تر مفاد میں ہی ہوتا ہے۔یہ نہ صرف سماجی روایتوں اور ملک کے مجموعی پس منظر بلکہ ان طبقات کی تاریخی پسماندگی اور پچھڑے پن کا اعتراف بھی ہے۔اس حق کے تحفظ کی خاطر دیوانی معاملات سے متعلق قوانین مثلاً جائداد کے قوانین میں ترمیم کرتے ہوئے خواتین کو مشترکہ خاندانوں کی جائدادوں میں حصہ دار بنایا گیا ہے۔

اس طرح دستور تعلیمی اداروں میں نشستوں کو مختص کرتے ہوئے اور سرکاری ملازمتوں میں نوکریوں کو مختص کرتے ہوئے معکوس امتیاز کی اجازت دیتا ہے۔اس طرح کے تحفظات کی وسعت فرد، سماج اور مملکت کے لئے نہایت اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔مثال کے طور پر میڈیکل کالجوں کے لئے لازمی ہے کہ وہ کچھ فیصد نشستوں پر داخلے پسماندہ طبقات' درج فہرست اقوام اور قبائل کے طلباء میں سے کریں

3۔مواقع کی مساوات

دستور سرکاری عہدوں اور ملازمتوں کے لئے تمام شہریوں کو یکساں مواقع فراہم کرنے کا تیقن دیتا ہے۔کسی بھی شہری کے خلاف مذہب، نسل، ذات، جنس، جائے پیدائش یا سکونت کی بنیاد پر سرکاری عہدوں یا ملازمتوں کے لئے امتیاز نہیں برتا جاسکتا اور نہ ہی اسے نااہل قرار دیا جاسکتا ہے۔

البتہ اس حق میں ایک استثنائی صورت یہ ہے کہ مملکت کی رائے میں جن پسماندہ طبقات کی نمائندگی سرکاری ملازمتوں میں مناسب نہ ہو مملکت انہیں تحفظات فراہم کرسکتی ہے۔اس طرح مملکت پسماندہ طبقات، درج فہرست اقوام اور درج فہرست قبائل کے لئے سرکاری ملازمتوں میں تحفظات فراہم کرتی ہے تاکہ انہیں مناسب نمائندگی ملے اور سماج کے پچھڑے ہوئے طبقوں کو با اختیار بنا کر انہیں ترقی کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔

SCERT TELANGANA

4۔چھوت چھات کی منسوخی

دستور ہند چھوت چھات کو بالکلیہ منسوخ قرار دیتا ہے۔کسی بھی شکل وصورت میں چھوت چھات ممنوع ہے۔اسے جرم تصور کیا گیا اور اس کے مرتکب کو قانونی سزا دینے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔یہاں تک کہ جیل میں قید بھی کیا جاسکتا ہے۔شہری حقوق کے تحفظ کے قانون میں کسی فرد کو عبادت گاہوں میں داخلہ یا کسی کنویں اور تالاب سے پانی لینے سے روکنے پر دی جانے والی سزاؤں کی تفصیل مذکور ہے۔

5۔خطابات کی منسوخی

اشرافیہ اور متوسط طبقات جیسی من مانی اور غیر مساویانہ درجہ بندی کو مٹانے کے لئے دستور مملکت کو خطابات عطا کرنے سے منع کرتا ہے۔برطانوی حکومت نے ہندوستان میں رائے بہادر اور خان بہادر کے خطابات دیتے ہوئے ایک نوابی طبقہ تشکیل دیا تھا۔اب ان خطابات کو بھی منسوخ کردیا گیا۔ہندوستانی شہری کسی بھی غیر ملک سے خطابات قبول نہیں کرسکتے۔البتہ فوجی اور تعلیمی امتیازات ہندوستانی شہریوں کو عطا کئے جاسکتے ہیں۔بھارت رتن، پدما وبھوشن جیسے ایوارڈ حاصل کرنے والوں کو چاہئے کہ وہ انہیں خطابات کی طرح استعمال نہ کریں۔اور اس طرح کے ایوارڈوں کا عطا کرنا دستوری امتناع کے دائرہ میں نہیں آتا۔

☆ دستور مساوات کے حق کے تحت کن کن مساواتوں کی ضمانت دیتا ہے؟ مثالیں دیجئے۔

☆ کیا آپ کے خیال میں ذیل میں درج باتیں مساوات کے بنیادی حق کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔اور بحث کیجئے کہ یہ دستوری اعتبار سے درست ہیں یا غلط؟

- سرکاری آبی ذرائع سے پانی حاصل کرتے وقت بعض لوگ ایک دوسرے سے اس بات پر اعتراض اور جھگڑا کرتے ہیں کہ دوسرے نے ان کے برتن یا گھڑے کو کیوں ہاتھ لگایا؟
- بعض طبقوں کو گاؤں میں رہنے کی اجازت نہیں دی جاتی جسکی بناء پر وہ گاؤں کے باہر زندگی بسر کرتے ہیں۔
- چند اسکولوں میں بعض طلباء کو پینے کا پانی تقسیم کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا کیونکہ وہ ایک مخصوص ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔
- بعض طبقوں کے لوگ چند عبادت گاہوں میں نہیں جاتے کیونکہ انہیں اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ برا سلوک کیا جائے گا یا انہیں مارا پیٹا جائے گا۔

☆ اگر دستور میں مساوات کا بنیادی حق شامل نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟ بحث کیجئے۔

SCERT TELANGANA

آزادی کا حق

دستور ہند چند انفرادی حقوق کی ضمانت بھی دیتا ہے جن کو دستور کے معماروں نے نہایت ضروری خیال کیا تھا۔ آزادی کے حق تحت ذیل کی چھ آزادیوں کا تیقن دیا گیا ہے۔

1۔ تقریر اور اظہار خیال کی آزادی: یہ آزادی فرد کو عوامی سرگرمیوں میں شرکت کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ شہریوں کو مختلف طریقوں سے اپنے خیالات کے اظہار کی آزادی ہے جن میں جلسے کرنا، کتابیں شائع کرنا، ڈرامے، مصوری وغیرہ شامل ہیں۔ لیکن اس حق پر عوامی امن وضبط، ملک کے دفاع، اخلاقی بنیادوں اور عوامی بھلائی کی خاطر حکومت چند پابندیاں عائد کرسکتی ہے۔ اسی لئے مفاد عامہ، معقولیت اور اخلاقیات کے مدنظر فلموں کو سنسر بورڈ میں نظر ثانی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

اسی طرح تقریر کی آزادی کو باقاعدہ بنانے کے لئے کئی قوانین ہیں۔ ہمیں تقریر کی آزادی کا حق حاصل ہے لیکن یہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ بغیر سوچے سمجھے اس کا استعمال کیا جائے۔ ہماری تقریر رسوا کن، غیر اخلاقی یا غیر قانونی نہ ہو۔ لہٰذا کئی قوانین لوگوں کو اکسانے اور حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کے لئے ابھارنے کے خلاف پابندی عائد کرتے ہیں۔

2۔ پرامن طریقے سے بغیر اسلحہ کے اجتماع کی آزادی: اس آزادی پر مملکت مفاد عامہ اور ہندوستان کی سالمیت واقتدار اعلیٰ کی حفاظت کی خاطر مناسب پابندیاں عائد کرسکتی ہے۔

عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پرامن طریقے سے مختلف مقاصد کی خاطر جمع ہوں، جیسے اپنے حقوق کے لئے جلسہ کرنا، اپنے مسائل پر مباحث کرنا، تجارتی مقاصد کے لئے جلسہ کرنا، یا اپنے خیالات ونظریات کے تبادلے کے لئے جلسے کرنا وغیرہ۔ ہر ایک کو یہ حق ہے کہ وہ پرامن مظاہرے کرے، عوامی اجتماعات منعقد کرے یا جلوس نکالے۔

شکل 19.2: ایک ریالی کا منظر

اس حق پر بھی چند پابندیاں ہوتی ہیں جیسے پرامن طریقے سے جمع ہونا اور ہتھیاروں کے بغیر جمع ہونا وغیرہ۔ اسی طرح جب کبھی کسی کو جلسہ کرنا یا مظاہرہ کرنا ہو تو اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ قبل از وقت انتظامیہ سے اجازت حاصل کرلے۔

3۔ انجمنیں بنانے کی آزادی: اس آزادی پر مملکت مفاد عامہ، اخلاقی حدود اور ہندوستان کی سالمیت واقتدار اعلیٰ کی حفاظت کی خاطر مناسب پابندیاں عائد کرسکتی ہے۔

عوام کو یہ آزادی ہے کہ وہ مختلف قسم کی انجمنیں، یونین وغیرہ تشکیل دیں۔ مثلاً تہذیبی وثقافتی انجمنیں، تجارتی انجمنیں، پیشہ وارانہ انجمنیں وغیرہ۔ آپ نے سنا ہوگا کہ مختلف کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی انجمنیں ہوتی ہیں۔ یہ انجمنیں اپنے مسائل پر بحث کے لئے اجلاس منعقد کرتی ہیں اور انکے تدارک کے لئے کارخانوں کے اعلیٰ عہدیداروں سے مطالبات کرتی ہیں۔ اس طرح یہ انجمنیں ورکروں اور مزدوروں کے حقوق کا تحفظ کرتی ہیں۔

SCERT TELANGANA

4۔نقل وحرکت کی آزادی: تمام شہریوں کو ہندوستان بھر میں نقل وحرکت کی آزادی حاصل ہے۔ البتہ اس آزادی پر مملکت مفاد عامہ کی حفاظت کی خاطر مناسب پابندیاں عائد کرسکتی ہے۔مثال کے طور پر وبائی امراض پر قابو پانے کے لئے حکومت لوگوں کے نقل وحرکت پر پابندی عائد کرتی ہے۔اسی طرح حکومت یہ خیال کرتی ہے کہ سرحدی علاقوں میں آزادانہ نقل وحرکت سے ملک کے دفاع کے مسائل کھڑے ہوسکتے ہیں تو وہ اس آزادی پر پابندیاں عائد کرسکتی ہے۔

☆ آپ کے علاقے میں کونسی انجمنیں پائی جاتی ہیں؟

☆ ورکروں کی یونین یا انجمنیں کیوں قائم کی جاتی ہیں؟ انہیں کونسے مسائل کا سامنا ہوتا ہے؟

5۔ہندوستان کے کسی بھی حصے میں قیام کرنے اور سکونت اختیار کرنے کی آزادی: اس آزادی پر مملکت مفاد عامہ کی حفاظت کی خاطر مناسب پابندیاں عائد کرسکتی ہے یا درج فہرست قبائل کے حقوق کی حفاظت کے لئے ان کے علاقوں میں چند احتیاطی تدابیر اختیار کرتی ہے۔مثلاً مقامی اور قبائلی لوگوں کو استحصال اور ظلم سے بچانے کی خاطر ان علاقوں میں بعض پابندیاں عائد کرنا۔

☆ لوگ ملک کے مختلف علاقوں میں کیوں گھومنا اور سکونت اختیار کرنا چاہتے ہیں؟

☆ ان لوگوں کے لئے حکومت کی کیا ذمہ داری ہے جو شہروں میں روزگار تو تلاش کر لیتے ہیں لیکن ان کے پاس رہنے کے لئے مناسب جگہ نہیں ہوتی؟

6۔کسی بھی پیشہ کو اختیار کرنے اور کوئی بھی تجارت کرنے کی آزادی: اس آزادی پر مملکت مفاد عامہ کی حفاظت کی خاطر مناسب پابندیاں عائد کرسکتی ہے۔یعنی کسی فرد کو ایسی تجارت یا پیشہ اختیار کرنے کا حق نہیں ہے جو غیر اخلاقی ہو یا غیر قانونی اور خطرناک ہو۔اس کے علاوہ کسی پیشہ یا تجارت کو اختیار کرنے کے لئے درکار تعلیمی یا فنی قابلیت کی شرط بھی رکھی جاسکتی ہے۔

دستور نے مندرجہ بالا آزادیوں پر پابندیاں بھی بیان کی ہیں۔حکومت کو اختیار ہے کہ وہ ہندوستان کی آزادی، اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کی حفاظت کے لئے ان چھ آزادیوں پر پابندیاں عائد کرے۔اس کے علاوہ عوامی مفادات اور اخلاقیات کے تحفظ کی خاطر بھی حکومت پابندیاں عائد کرسکتی ہے۔ناگہانی صورتحال (ایمرجنسی) کے اعلان کے بعد یہ چھ آزادیاں خود بخود معطل قرار پاتی ہیں۔البتہ حق زندگی اور انفرادی آزادی کو معطل نہیں کیا جاسکتا۔

☆ یہ چھ آزادیاں معطل کی جاسکتی ہیں لیکن حق زندگی اور انفرادی آزادی کو معطل نہیں کیا جاسکتا۔اس بیان پر بحث کیجئے۔

حق زندگی: دستور ہند زندگی کے حق اور انفرادی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔اس میں درج ذیل امور شامل ہیں:

☆ زندگی کے حق اور انفرادی آزادی کے تحت جرائم کے ارتکاب پر سزا سے متعلق امور کو شامل کیا گیا ہے۔یعنی کسی فرد کو جرم کے ارتکاب پر ملکی قانون میں مذکورہ رائج الوقت سزاؤں سے زیادہ سزا نہیں دی جاسکتی۔

☆ زندگی اور انفرادی آزادی کے تحفظ کو بھی حق زندگی اور انفرادی آزادی میں شامل کیا گیا ہے۔اس لئے کسی شخص کو قانونی جواز کے بغیر زندگی اور آزادی سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کی زندگی اور آزادی میں مداخلت اسی وقت کی جاسکتی ہے جب اس نے کوئی جرم کیا ہو۔البتہ حق زندگی میں مرنے کا حق شامل نہیں ہے، اسی لئے خودکشی کرنا یا اسکی کوشش کرنا بھی جرم ہے۔

SCERT TELANGANA

☆ ایک مباحثہ کا انعقاد کیجئے کہ ذیل میں کس موقع پر اظہار رائے کی آزادی کو باقاعدہ بنانے کی ضرورت ہے؟

1۔ ایک فرقے کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے مقصد سے ایک کتاب تحریر کی گئی۔

2۔ ہر فلم کو سنسر بورڈ سے منظوری حاصل کرنا لازمی ہونا چاہئے۔

3۔ عدالت نے احکام جاری کئے کہ تہواروں اور عبادتوں کے لئے رات کے 11.00 بجے کے بعد کسی کو مائیک سسٹم کے استعمال کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆ پولیس اور عدالتوں کے رول کے درمیان پائے جانے والے فرق کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (جماعت ہشتم)

☆ آپ کے علاقے میں پائے جانے والے مختلف اقسام کے اسکولس کونسے ہیں؟ آپ کے خیال میں اتنے اقسام کے اسکول کیوں پائے جاتے ہیں؟

☆ 2002ء سے ابتدائی تعلیم کے حق کو حق زندگی میں شامل کیا گیا۔اور مملکت کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ چھ سے چودہ سال کے بچوں کے لئے مفت لازمی تعلیم فراہم کرے۔یعنی چھ سے چودہ سال کی عمر کے بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔اس حق کی وجہ سے حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسکولوں کے قیام کا انتظام کرے اور اولیائے طلباء کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کریں کہ ان کے بچے باقاعدگی سے اسکول جائیں۔اس حق کو اس لئے شامل کیا گیا کیونکہ لوگوں کا احساس تھا کہ تمام بچوں کو پڑھنے کے مواقع فراہم کرنا چاہئے تا کہ وہ اپنے اطراف کی دنیا کے بارے میں آگاہی حاصل کرسکیں، اپنی شخصیت کے اظہار کے لئے مناسب مہارتیں حاصل کرسکیں، سماج کے لئے کچھ اختراعی خدمات انجام دے سکیں اور اپنے مستقبل کو سنوارنے کے لئے متعدد متبادل ان کے سامنے ہوں۔

☆ عام حالات میں گرفتار ہونے والے فرد کے حقوق کا ذکر حق زندگی اور انفرادی آزادی کے تحت کیا گیا۔اس کی رو سے کسی شخص کو گرفتاری کا سبب بتائے بغیر گرفتار نہیں کیا جاسکتا ہے۔اور گرفتار شدہ شخص کو اپنی مرضی کے کسی وکیل کے ذریعے اپنا دفاع کرنے کا حق حاصل ہے۔

استحصال کے خلاف حق

اس حق کے تحت جبری مزدوری کی تمام صورتوں پر امتناع عائد کردیا گیا۔

آپ نے تاریخ کے بعض ابواب میں پڑھا ہے کہ بعض لوگوں کو بیگار (Vetti) یعنی بلا اجرت کام کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔اگر موجودہ دور میں کوئی زمیندار یا کنٹراکٹر کسی فرد کو بلا معاوضہ یا کم تر معاوضہ پر کام کرنے پر مجبور کرتا ہے تو یہ اس بنیادی حق کی خلاف ورزی تصور کی جاتی ہے۔اور متاثر شخص عدالت سے رجوع ہوکر مقدمہ دائر کرسکتا ہے۔اسی طرح اگر کسی شخص کو بندھوا مزدوری یا غلامی کے لئے مجبور کرنا بھی اس حق کی خلاف ورزی ہے۔

''کارخانوں میں بچوں سے کام لینے پر امتناع''

دستور میں کہا گیا ''چودہ سال سے کم عمر کے کسی بچہ کو کارخانوں، کانوں یا کسی اور خطرناک کام پر مامور نہیں کیا جاسکتا۔اسی کے مطابق بنائے گئے قوانین کی رو سے بچوں سے دیا سلائی، پٹاخوں، بیڑی اور کارپٹ کی تیاری کے کاموں یا چھاپے یا رنگ سازی کے کام لینے پر امتناع عائد کردیا گیا۔

☆ کیا آپ کے خیال میں آپ کے علاقے میں بچوں کو ایسے حقوق حاصل ہیں؟

☆ اپنے ٹیچر کی مدد سے معلوم کیجئے کہ آپ کی ریاست میں کم از کم اجرتیں کتنی ہوتی ہیں؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

مذہبی آزادی کا حق

تمام شہریوں کو اپنے پسند کے عقیدے اور مذہب پر عمل کرنے کی آزادی ہے۔ کسی بھی شخص کو اسکی پسند کے مذہب پر عمل کرنے سے نہیں روکا جاسکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی فرد اپنے مذہب کو تبدیل کرنے کا اختیار بھی رکھتا ہے۔ یہ حق ہندوستان میں سیکولرازم کی روح کی حفاظت کرتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی بھی مذہب کے نام پر جرم کا ارتکاب نہیں کرسکتا۔ اسی طرح مذہبی آزادی کے نام پرستی کی رسم پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔

دستور کے مطابق حکومت کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ وہ تمام مذاہب کے ساتھ یکساں سلوک کرتی ہے۔ دستور کے دیباچے میں ہندوستان کو سیکولر مملکت قرار دینے کا یہی مطلب ہے۔

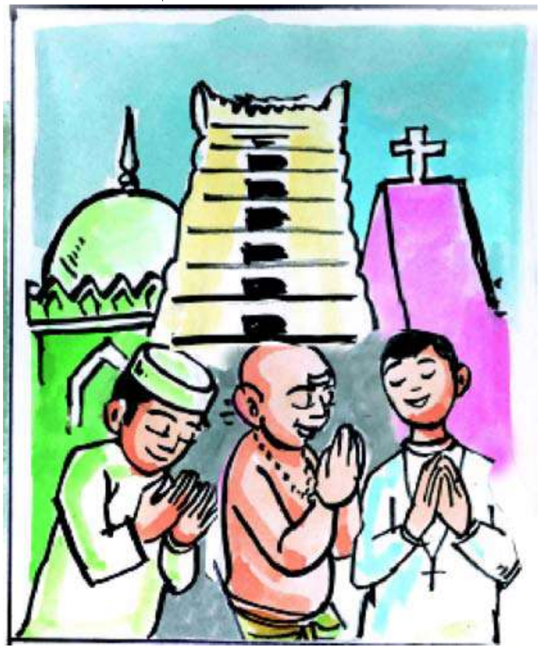

شکل 19.3: عبادت گاہیں اور مختلف مذاہب کے لوگ

☆ حسب ذیل رسوم سے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کس طرح ہوتی ہے؟ (a) چھوت چھات (b) تین طلاق
(c) عبادت گاہوں میں اعلیٰ ذاتوں اور دلتوں کے لئے علیحدہ حصے رکھنا۔

☆ کیا کوئی فرد چاہے تو کسی بھی مذہب پر عمل کئے بغیر زندگی گذار سکتا ہے؟

تعلیمی وثقافتی حقوق

دستور کہتا ہے "تمام اقلیتوں کو چاہے وہ مذہبی یا لسانی اقلیتیں ہوں حق ہے کہ وہ اپنی پسند کے مطابق تعلیمی ادارے قائم کریں اور انہیں چلائیں۔"

اقلیتوں کا مطلب عموماً مذہبی یا لسانی اعتبار سے موجود اقلیت ہوتا ہے۔ کوئی بھی گروپ اپنے جائے رہائش کے اعتبار سے اقلیت ہوسکتا ہے۔ مثلاً تلگو بولنے والے افراد تلنگانہ اور آندھراپردیش میں اکثریت میں ہیں لیکن مغربی بنگال میں اقلیت کہلائیں گے۔ اسی طرح سکھ مذہب کے ماننے والے پنجاب میں اکثریت میں ہیں لیکن آندھراپردیش، راجھستان، ہریانہ وغیرہ میں اقلیت میں ہوتے ہیں۔

اقلیتوں کو اپنی تہذیب اور زبان کے تحفظ کے لئے ادارے قائم کرنے اور انہیں چلانے کی آزادی حاصل ہے۔ مثال کے طور پر کنڑی زبان کے بولنے والے افراد چاہیں تو اپنی تہذیب اور زبان کے تحفظ کی خاطر تلنگانہ اور آندھراپردیش میں کنڑی ذریعہ تعلیم کا اسکول قائم کرسکتے ہیں اور انہیں اس سے منع نہیں کیا جاسکتا۔

حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسے اداروں کو مسلمہ قرار دے اور انہیں امداد فراہم کرے اگر وہ ضروری شرائط کی تکمیل کرتے ہوں۔ مذکورہ بالا مثال میں اگر وہ اسکول تلنگانہ اور آندھراپردیش کے ریاستی بورڈ سے ملحق ہوتا ہے اور بورڈ کے شرائط کی تکمیل کرتا ہے تو دیگر خانگی امدادی اسکولوں کی طرح وہ بھی ریاستی حکومت سے امداد کا مستحق قرار پاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

دستوری چارہ جوئی کا حق

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے یہ حقوق اتنے اہم اور ضروری ہیں کہ دستور خود ان کی حفاظت کرتا ہے اور حکومت یا مملکت کی جانب سے ان حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو دستور لوگوں کو یہ بنیادی حق دیتا ہے کہ وہ ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ سے رجوع ہوں۔ جب ان بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو انہیں عدالتوں کے ذریعے خصوصی ہدایات اور احکام حاصل کرکے بحال کروایا جاسکتا ہے۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزیوں کا تدارک کرے۔ اگر حکومت اس میں ناکام رہتی ہے تو حکومت کے خلاف مقدمہ دائر کیا جاسکتا ہے۔

سماج کے غریب اور حاشیائی درجہ پر رہنے والے لوگ انکے حقوق کی خلاف ورزی ہونے کے باوجود عدالتوں سے رجوع ہونے کی سکت نہیں رکھتے۔ اس لئے تمام لوگوں کے لئے ان حقوق کی حفاظت کی خاطر عدالتیں عدالتی نظر ثانی کے اختیار کے تحت لوگوں کو مفاد عامہ کی درخواست (Public Interest Litigation or PIL) دائر کرنے کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ یہ اسوقت ہوتا ہے جب کسی گروہ کے حقوق تلف کئے جاتے ہیں۔ تب اس گروہ کے ہر فرد کو مقدمہ دائر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ان میں سے کوئی ایک فرد یا تنظیم پورے گروہ کی جانب سے حکومت کے خلاف مقدمہ دائر کرسکتی ہے۔ اس طرح کے مقدمہ کو مفاد عامہ کا مقدمہ (PIL) کہا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں ایسے مقدمات کے دائرہ کار میں کئی امور کو شامل کیا جارہا ہے جن میں ماحولیات کے امور، حکومت کی دیانت اور شفافیت، قیدیوں کے ساتھ سلوک وغیرہ بھی شامل ہیں۔

مفاد عامہ کے مقدمہ کی ایک مثال

فرض کیجئے کہ حکومت کسی دریا پر ایک ڈیم تعمیر کرنا چاہتی ہے جس کے نتیجے میں 50,000 افراد کے کھیت اور زمینات زیر آب آجاتے ہیں۔ جس سے ان لوگوں کا روزگار اور زمینات چھن جاتے ہیں۔ اور انکی زندگی شدید متاثر ہوتی ہے۔ یہ انکے بنیادی حقوق مثلاً حق زندگی، ملک میں کہیں بھی قیام کرنے کے حق اور کسی پیشے کو اپنانے کے حق کی خلاف ورزی ہوگی۔ ان حالات میں ان لوگوں کے حقوق کے تحفظ کی خاطر سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کیا جاسکتا ہے۔ تمام پچاس ہزار افراد کی جانب سے ایک مقدمہ ہی کافی ہوجاتا ہے۔

بنیادی حقوق کی وسعت

دستور میں بیان کردہ بنیادی حقوق میں وقتاً فوقتاً ترمیم کی گئی اور ان میں نئے حقوق کو شامل کیا گیا۔ مثلاً حق تعلیم۔ پارلیمنٹ کے ذریعے حقوق میں تبدیلی کی جاسکتی ہے یا سپریم کورٹ جو فیصلے سناتی ہے اس سے کسی مخصوص حق کی تعریف وتشریح میں وسعت پیدا ہوجاتی ہے۔ مثلاً تغذیہ کے حق کو وسعت دے کر حق زندگی میں شامل کیا گیا۔

حقوق اور دیگر تنظیمیں

جمہوریت کی مانند حقوق نے بھی دنیا بھر کے لوگوں کو اپنی سحرانگیزی میں جکڑ لیا ہے۔ انگلینڈ کے ماگنا کارٹا اور فرانسیسی انقلاب کو جس میں انسانی حقوق کا اعلان کیا گیا اکثر و بیشتر حقوق کا ابتدائی ماخذ سمجھا جاتا ہے۔ دو عالمی جنگوں کے اختتام کے بعد مجلس اقوام متحدہ نامی ادارہ تشکیل دیا گیا تاکہ دنیا کو مزید کسی بڑی جنگ سے بچایا جاسکے۔ مجلس اقوام متحدہ نے دنیا کے مختلف ملکوں میں سے نوملکوں کے نمائندوں کے

SCERT TELANGANA

ایک گروپ کو حقوق سے متعلق دستاویز تیار کرنے کی ذمہ داری دی جس نے 30 دفعات پر مشتمل ایک مسودہ تیار کیا۔ جو انسانی حقوق کا عالمی اعلان نامہ کہلایا اور مجلس اقوام متحدہ نے اسے 1948ء میں منظور کیا۔ UNO کے تمام رکن ممالک نے ان حقوق کے تحفظ کی یقین دہانی کرتے ہوئے اس پر دستخط ثبت کئے ہیں۔ گو کہ اس پر عمل کرنے کے لئے کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا، لیکن ان حقوق کی خلاف ورزی بین الاقوامی سماج اور برادری میں نا قابل قبول تصور کی جاتی ہے اور کئی معاملات میں خلاف ورزی کرنے والے ملک پر دوسرے ملکوں کی جانب سے تحدیدات عائد کی جاتی ہیں۔

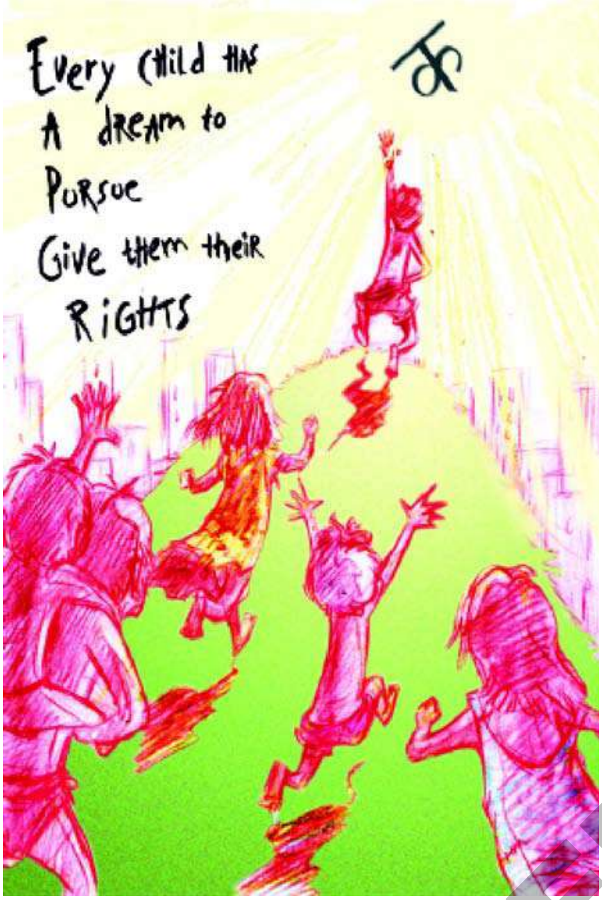

شکل 19.4: بچوں کے حقوق کا ایک پوسٹر

حقوق انسانی کمیشن

مجلس اقوام متحدہ لوگوں کے بنیادی انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے کام کر رہا ہے اور اس کے رکن ممالک کی بھی اس معاملہ میں حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ بھی اس سمت مثبت کوشش کریں۔ 1993ء میں ہندوستان کی حکومت نے انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے ایک پارلیمانی قانون منظور کیا۔ اس قانون کے تحت ایک کمیشن قائم کیا گیا جو قومی حقوق انسانی کمیشن (National Human Rights Commission) کہلاتا ہے۔ اس کمیشن کو ایک سول کورٹ کے اختیارات دئے گئے ہیں جو سارے ملک پر نافذ کئے جا سکتے ہیں۔ حکومت نے دیگر ادارے بھی تشکیل دیئے ہیں جو حقوق کی خلاف ورزی کے حالات و واقعات کی نگرانی اور تحقیقات کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً قومی کمیشن برائے خواتین، قومی اقلیتی کمیشن اور ریاستی حقوق انسانی کمیشن وغیرہ۔

NHRC کو کسی متاثرہ فرد یا اسکی جانب سے کسی فرد کی درخواست پر تحقیقات کرنے اور از خود کاروائی کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ وہ کسی عدالت میں زیر دوراں حقوق کی خلاف ورزی کے مقدمہ کی کاروائی میں عدالت کی اجازت سے مداخلت کر سکتا ہے۔ کمیشن انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے دستور کی جانب سے سفارش کردہ حفاظتی اقدامات کو روبہ عمل لاتا ہے اور انکے موثر عمل آوری کے لئے خود بھی اقدامات تجویز کرتا ہے۔

شکل 19.5: انسانی حقوق کی علامت (اقوام متحدہ)

SCERT TELANGANA

بین الاقوامی سطح پر، مجلس اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کے لیئے ایک کمیٹی کی تشکیل دی ہے جس کا مقصد بین الاقوامی معاہدات کی خلاف ورزی معاملات پر نظر رکھنا ہے۔

انسانی حقوق کی خلاف ورزی

پولیس کی زیادتیاں، غیر قانونی گرفتاریاں، حق معلومات کا انکار، رشوت خوری، جنسی ہراسانی، عصمت ریزی، جرائم کی تحقیق میں تاخیر، دختر کشی، اغواء برائے تاوان، خواتین، بچوں اور مظلوم افراد کی کسمپرسی کے حالات، خاندانوں میں خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک، گھریلو ملازمین کے ساتھ بے رحمی کا برتاؤ وغیرہ انسانی حقوق کی ورزیوں میں شامل ہیں۔ لوگوں کے انسانی حقوق سے لاعلم رہنے کی وجہ سے یہ خلاف ورزیاں جاری ہیں۔ حقوق انسانی کا تحفظ مملکت کا فرض ہے۔ ان کی خلاف ورزیوں پر قومی یا ریاستی کمیشنوں میں درخواست پیش کی جاسکتی ہے۔

☆ کیا آپ کی ریاست میں ریاستی حقوق انسانی کمیشن موجود ہے؟ اسکی سرگرمیوں کے بارے میں بیان کیجئے۔

☆ انسانی حقوق کی چند خلاف ورزیوں کے بارے میں بیان کیجئے۔

☆ آپ کے علاقے میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا کوئی واقعہ پیش آیا ہو تو اس سلسلہ میں NHRC کو ایک عرضی تحریر کیجئے۔

بنیادی فرائض

حقوق کی طرح ہمارے ذمہ چند ایک فرائض بھی ہوتے ہیں۔ یہ فرائض ہمارے اطراف و اکناف میں ہمارے ساتھ بسنے والے لوگوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ ''ہندوستان کے ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ

(a دستور کی پابندی کرے، قومی ترانہ اور قومی پرچم کا احترام کرے۔

(b جدوجہد آزادی کے باوقار تصورات پر عمل کرے اور انہیں عزیز رکھے۔

(c ہندوستان کی یکجہتی اور سالمیت کا تحفظ کرے۔

(d ملک کا دفاع کرے۔

(e ہندوستان کے مختلف لسانی اور مذہبی طبقات کے درمیان ہم آہنگی اور امن قائم کرے، خواتین کی اہانت سے باز رہے۔

(f قدرتی ماحول کی حفاظت کرے اور اسکو فروغ دے۔

(g ہمارے مشترکہ ثقافتی ورثہ کی قدر کرے اور اسکا تحفظ کرے۔

(h سائنسی مزاج، انسانیت، تحقیق اور اصلاح کے جذبوں کو فروغ دے۔

(i عوامی املاک کا تحفظ کرے۔

(j تمام میدانوں میں فوقیت اور سربلندی کی جدوجہد کرے۔

(k اپنے بچوں کو تعلیم سے آراستہ کرے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

کلیدی الفاظ

1۔ بنیادی حقوق 2۔ انسانی حقوق 3۔ مقدمہ
4۔ خطابات 5۔ آمرانہ اقدامات

اپنے اکتساب کو بہتر بنائیں۔

1۔ ذیل میں سے کونسا بنیادی حق سے استفادے کا موقع نہیں ہے؟
(a بہار کے کامگار پنجاب کے کھیتوں میں کام کے لئے جاتے ہیں۔
(b مذہبی اقلیت کی جانب سے مدرسوں کو قائم کیا گیا۔
(c سرکاری دفتروں میں مرد و خاتون ملازمین کو یکساں تنخواہ ملتی ہے۔
(d والدین کی جائیداد میں اولاد کو ترکہ دیا جاتا ہے۔

2۔ ہندوستانی شہریوں کو ذیل میں سے کونسی آزادی حاصل نہیں ہے؟
(a حکومت پر تنقید کرنے کی آزادی
(b مسلح بغاوت میں شرکت کرنے کی آزادی
(c کسی حکومت کو تبدیل کرنے کے لئے تحریک چلانے کی آزادی
(d دستور کے کلیدی اقدار کی مخالفت کرنے کی آزادی

3۔ ذیل میں کون سا جملہ جمہوریت اور حقوق کے درمیان تعلق کی بہتر وضاحت کرتا ہے؟ اپنے جواب کے لیے دلائل دیجیے۔
(a ہر جمہوری ملک اپنے شہریوں کو حقوق عطا کرتا ہے۔
(b جو ملک شہریوں کو حقوق عطا کرتا ہے جمہوری ملک ہوتا ہے۔
(c حقوق کا عطا کرنا اچھا ہے' مگر یہ جمہوریت کے لیے ضروری نہیں ہے۔

4۔ کیا آزادی کے حق پر ذیل کی پابندیاں جائز ہیں؟ اپنے جواب کے لئے دلائل پیش کیجیے۔
(a ملک کے دفاعی امور کے پیش نظر ہندوستانی شہریوں کو سرحدی علاقوں میں دورہ کرنے کے لئے اجازت لینی ضروری ہے۔
(b بعض علاقوں میں مقامی آبادیوں کے مفادات کے تحفظ کی خاطر غیر مقامی افراد کو جائیداد کے خریدنے کی ممانعت کی جاتی ہے
(c حکومت نے ایک ایسی کتاب کی اشاعت پر پابندی عائد کردی جسکی وجہ سے حکمران پارٹی کو آئندہ الیکشن میں ہارنے کا اندیشہ ہے۔

5۔ اس باب کا اور گذشتہ باب کا مطالعہ کیجئے اور دستور میں دیئے گئے چھ بنیادی حقوق کی فہرست تیار کیجئے۔

6۔ کیا ذیل کے مواقع پر بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے؟ اگر ہو رہی ہو تو کونسے حق یا حقوق کی؟ اپنے ساتھیوں کے ساتھ

SCERT TELANGANA

مباحثہ کیجئے۔

(a فرض کیجئے کہ ایک شخص کو اسکا جرم بتائے بغیر پولیس اسٹیشن میں چار دن سے حراست میں رکھا گیا؟

(b فرض کرو کہ آپ کا پڑوسی آپ کے زمین کے کچھ حصہ پر اپنا حق جتلا رہا ہے۔

(c فرض کرو کہ آپ کے والدین آپ کو اسکول جانے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔ اور اسکے بجائے وہ آپ کو ایک دیاسلائی کے کارخانے میں کام پر روانہ کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ آپ کی ضروریات کا بوجھ اٹھانے کی سکت نہیں رکھتے۔

(d فرض کیجئے کہ آپ کے بھائی نے والدین سے ترکہ میں ملی زمین میں آپ کا حصہ دینے سے انکار کردیا۔

7۔ فرض کیجئے کہ آپ ایک وکیل ہیں۔ آپ کے پاس چند لوگ ذیل کی درخواست لے کر آئے ہیں، آپ ان کے مقدمہ پر کیسے بحث کریں گے؟

''ہمارے علاقے کی دریا کارخانوں کے فضلے سے آلودہ ہورہی ہے۔ ہم اسی دریا سے پینے کے لئے پانی حاصل کرتے ہیں۔ اس آلودہ پانی کی وجہ سے گاؤں کے لوگ روز بروز بیمار ہوتے جارہے ہیں۔ ہم نے حکومت سے بھی شکایت کی لیکن اس سلسلے میں کوئی کاروائی نہیں کی گئی۔ یہ ہمارے بنیادی حقوق کی صریح خلاف ورزی ہے۔''

8۔ ''خطابات کی منسوخی'' عنوان کے تحت دیا گیا پیراگراف پڑھیے اور حسب ذیل سوال کا جواب دیجئے۔
ایوارڈ حاصل کرنے والا اسکو خطاب کے طور پر استعمال نہیں کرسکتا کیوں؟

9۔ حقوق کی خلاف ورزی کا کوئی ایک معاملہ جسے آپ جانتے ہوں بیان کیجیے؟

مباحثہ:

ہم اخبارات میں اپنے اطراف اکناف رونما ہونے والے خودکشی کے واقعات پڑھتے ہیں؟ کیا مسائل کا حل خودکشی ہے؟ بحث کیجیے۔

منصوبہ

ایک تجربہ کار وکیل کو اپنے کمرۂ جماعت میں مدعو کیجئے اور ایک انٹرویو منعقد کرتے ہوئے حسب ذیل معلومات حاصل کیجئے۔

- بنیادی حقوق کی خلاف ورزی اور اس کے نتائج
- بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی
- جمہوریت میں حصول حقوق کے لئے جدوجہد کے راستے
- اس سے متعلقہ دیگر معلومات

SCERT TELANGANA